



کشمیر کے روایتی کھیل 3 صفحہ



دہائے امراض اور بچوں کی حفاظت 5 صفحہ



کشمیر ہمالیہ کے لیے رزٹن ارض کا خطرہ 6 صفحہ

شمارہ: 3 • جلد: 1 • تاریخ: جنوری 2023 • صفحات: 8

راستہ ترقی کا

قومی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) اور ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم

متعدد اندراجات اور اخراج کے ساتھ چکدار UG کورسز:

NEP-2020 کے مطابق، طلباء کے پاس اب اپنے UG پروگرام کے دوران متعدد اخراج کے اختیارات ہوں گے۔

انتخاب نمبر	انتخاب	تعلیمی شناخت
۱-	پہلے سال کے بعد	UG سرٹیفکیٹ
۲-	دوسرے سال کے بعد	UG ڈپلومہ
۳-	تیسرے سال کے بعد	UG ڈگری (آنرز)
۴-	۴ سال کے بعد	UG ڈگری (تحقیق کے ساتھ آنرز)

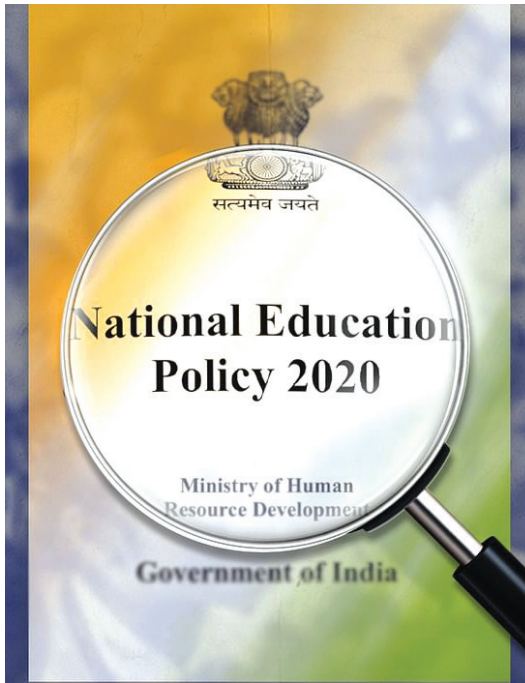
HECI ۴ شعبوں کے ساتھ ایک واحد انضباطی ادارہ:

NEP-2020 کے مطابق، ایک واحد ضابطہ کار ادارہ ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم کی رہنمائی کرے گا۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن آف انڈیا (ایچ ای سی آئی) کے نام سے اس انضباطی ادارے کے پاس اعلیٰ تعلیم کے مختلف کاموں سے نمٹنے کے لئے چار شعبے ہوں گے۔

سیریل نمبر	HECI شعبہ	کام
۱-	نیشنل ہائر ایجوکیشن ریگولیشن کونسل (NHERC)	اعلیٰ تعلیمی ضابطے بنانا اور نافذ کرنا
۲-	جنرل ایجوکیشن کونسل (GEC)	ایڈمیا کے لیے معیاری ترتیب
۳-	ہائر ایجوکیشن گرانٹس کونسل (HEGC)	تعلیمی اور تحقیقی سرگرمیوں کی مالی اعانت
۴-	نیشنل ایگریگیشن کونسل (NAC)	تعلیمی اداروں کو معیاری ہونے کی منظوری

۲۰۳۵ء تک اعلیٰ تعلیم میں GER کو ۵۰ فیصد تک بڑھانا:

NEP کا مقصد ۲۰۳۵ء تک اعلیٰ تعلیم میں مجموعی اندراج کا تناسب ۵۰ فیصد تک بڑھانا ہے۔ ۲۰۲۱ء کے اعداد و شمار کے مطابق ملک میں اعلیٰ تعلیم میں مجموعی اندراج کا تناسب ۲۷ فیصد ہے۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ لڑکوں (۲۶۹ فیصد) کے مقابلے میں لڑکیوں (۳۷ فیصد) کا مجموعی اندراج قدرے بہتر ہے۔ تاہم سائنس، ٹکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی (STEM) کے مضامین میں، لڑکوں کا بھگاؤ زیادہ ہے جس کو مساوی کرنا NEP-2020 کا مقصد ہے۔ (بقیہ صفحہ ۶ پر)



پروفیسر منظور احمد ملک / ڈاکٹر وحیدہ حسن

ہندوستانی تعلیمی نظام میں اسکول سے کالج کی سطح تک اصلاحات لانے کے مقصد سے مرکزی کابینہ نے نئی قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ء کو منظوری دے دی ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۶۸ء اور ۱۹۸۶ء کے بعد یہ ہندوستان کی تیسری قومی تعلیمی پالیسی ہے۔ پالیسی اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ معیاری اعلیٰ تعلیم کا ہدف اچھے، پُر فکر، باخبر اور تخلیقی صلاحیت کے حامل افراد کو تیار کرنا ہونا چاہیے۔ ایسی صلاحیتوں کو صرف جامع اور کثیر الشعبہ تعلیم کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے جس میں طلباء کو اپنے نصاب کا انتخاب کرنے اور من پسند مہارتیں حاصل کرنے کی آزادی ہو۔

قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ء نے ملک کی اعلیٰ تعلیم کے لیے واحد انضباطی ادارے کے قیام کا راستہ ہموار کیا ہے۔ یہ انضباطی ادارہ، جس کا نام ہائر ایجوکیشن کمیشن آف انڈیا (HECI) ہے، طبعی اور قانونی تعلیم سے وابستہ اداروں کو چھوڑ کر باقی تمام سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں کے لیے ایک واحد اتھارٹی کے طور پر کام کرے گا۔ ہائر ایجوکیشن کونسل آف انڈیا (HECI) کے پاس مختلف کرداروں کو پورا کرنے کے لیے متعدد شعبے ہوں گے۔ NEP-2020 نے انتظامی اور ادارہ جاتی اصلاحات میں نمایاں تبدیلیاں لائی ہیں جن کا مقصد آنے والے صنعتی انقلاب سے منسلک ہو کر کثیر شعبہ جاتی کالجوں، یونیورسٹیوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے کلسٹروں کے قیام کے ذریعے ہنر مند ملازمتوں کی تخلیق اور روزگار کے مواقع میں اضافہ کرنا ہے۔

NEP-2020 کے مطابق، تمام یونیورسٹیوں اور انڈر گریجویٹ اعلیٰ تعلیمی اداروں (HEIs) کے لیے داخلہ کا نظام ترجیحی طور پر نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (NTA) اور ایک نیشنل ایگریگیشن کونسل (NAC) کے ذریعے ہوگا جس کا ادارہ اعلیٰ تعلیمی اداروں کے لیے واحد ناظم کے طور پر کیا گیا ہے۔ NEP-2020 کا تصور اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں ۲۰۳۰ء تک مجموعی اندراج کا تناسب موجودہ ۲۶ فی صدی سے ۵۰ فی صدی تک بڑھانے کے لیے کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد کھلی و فاصلاتی تعلیم، آن لائن تعلیم میں بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنا کر اور تعلیم میں ٹیکنالوجی کے استعمال کو بڑھا کر طلباء کی مجموعی شخصیت کو ابھارنا ہے۔

NEP-2020 - اعلیٰ تعلیم کے لیے اہم نکات:

- اعلیٰ تعلیم میں ۲۰۳۵ء تک مجموعی اندراج کا تناسب (Gross Enrolment Ratio- GER) ۵۰ فی صد تک بڑھایا جائے گا۔
- اعلیٰ تعلیم میں تقریباً ۳۷ کروڑ نشستیں شامل کی جائیں گی۔
- انڈر گریجویٹ تعلیم ۳ یا ۴ سال کی ہو سکتی ہے جس میں

متعدد داخلے و خروج کے اختیارات اور مختلف مراحل پر مناسب سرٹیفیکیشن ہو سکتی ہے۔

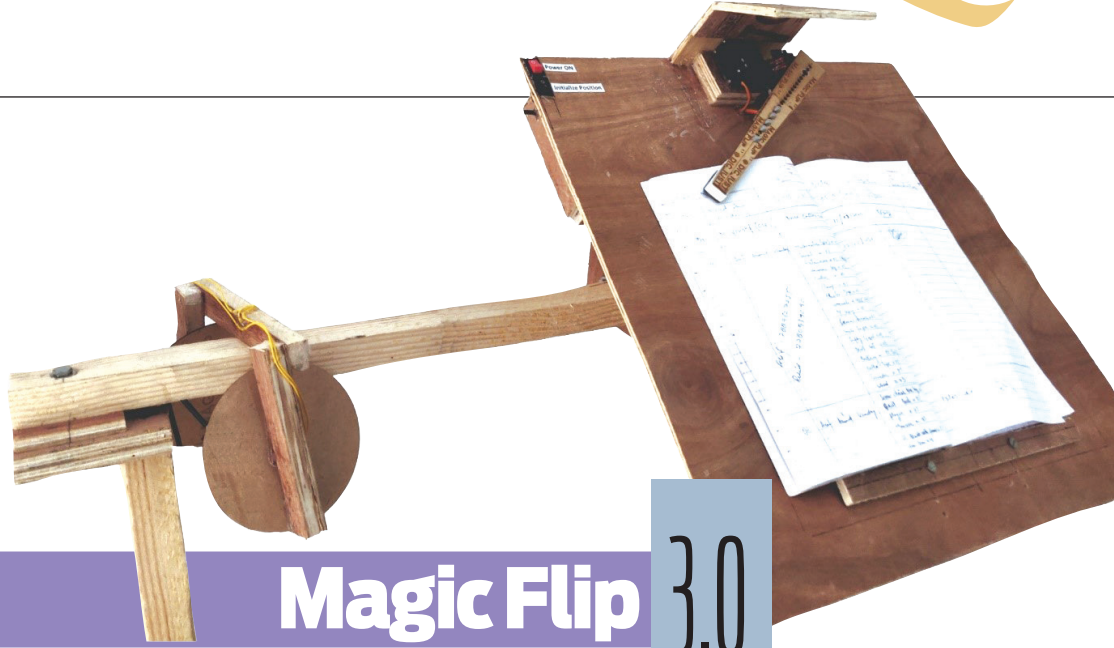
دوسرے اداروں میں لیٹرل داخلے کے لیے کریڈٹس کی منتقلی کی سہولت کے لیے ایکٹو بینک آف کریڈٹس قائم کیا جائے گا۔

IIT اور IIM کے مٹاؤ معیار والی کثیر الشعبہ تعلیمی اور تحقیقی یونیورسٹیوں (Multidisciplinary Education & Re-) (search Universities- MERUs) کا قیام عمل میں لایا جائے گا جو ملک میں عالمی معیار کی بہترین کثیر الشعبہ تعلیم کے نمونے ہوں گے۔

نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن (NRF) کو اعلیٰ تعلیم میں مضبوط تحقیقی ماحول کو فروغ دینے اور تحقیقی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے ایک اعلیٰ تنظیم کے طور پر تشکیل دیا جائے گا۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن آف انڈیا (ایچ ای سی آئی) طبعی اور قانونی تعلیم کو چھوڑ کر پورے اعلیٰ تعلیمی نظام کے لیے ایک واحد محیط ادارے کے طور پر قائم کیا جائے گا۔ سرکاری اور نجی اعلیٰ تعلیمی ادارے ضابطے، منظوری اور تعلیمی معیارات کے یکساں اصولوں کے تحت چلائے جائیں گے۔

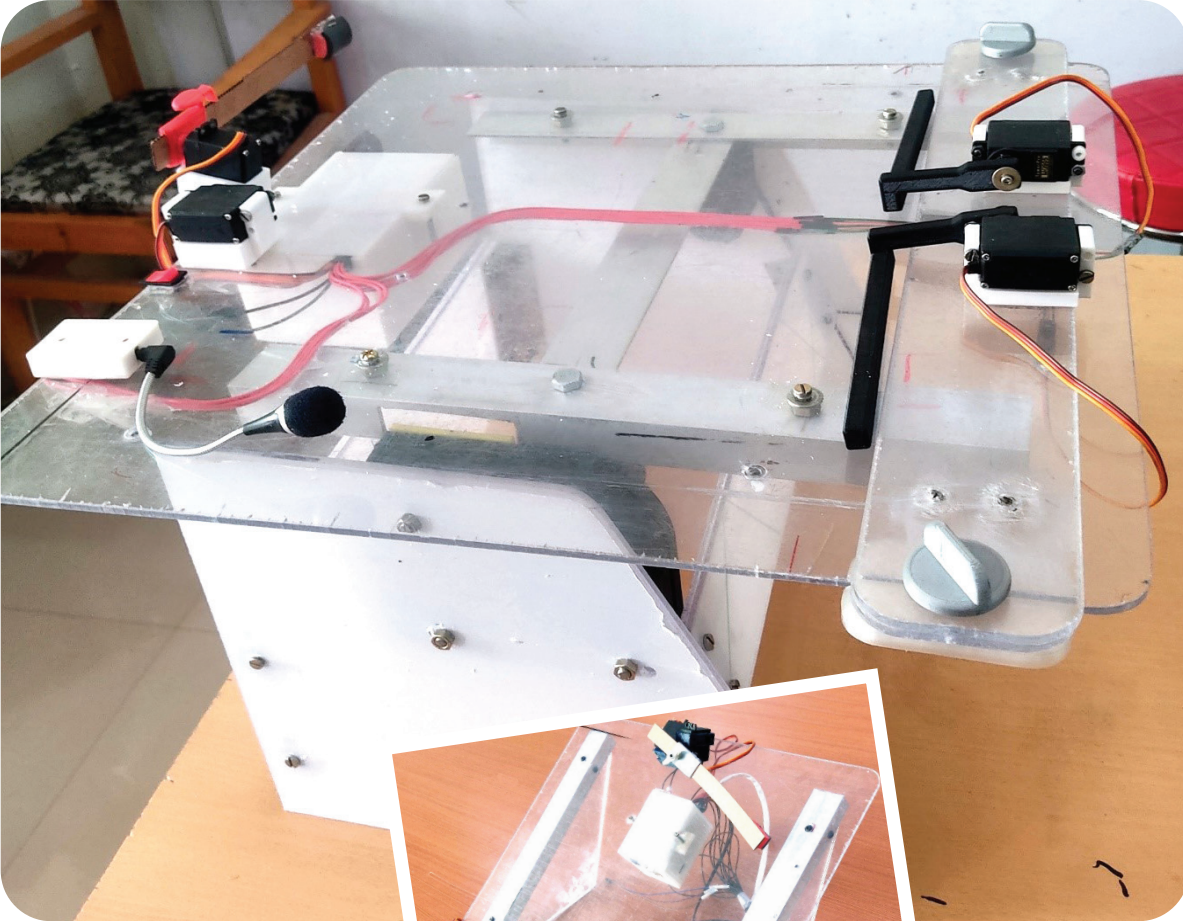
کالجوں کا الحاق ۱۵ سالوں میں ختم کیا جائے گا اور کالجوں کو درجہ بند خود مختاری دینے کے لیے ایک مرحلہ وار طریقہ کار رو بہ عمل لایا جائے گا۔



Magic Flip 3.0

جسمانی طور پر ناخیز افراد کے لئے امید کی کرن

جو انامد



Magic Flip 3.0 گردن سے نیچے مفلوج افراد کے لیے صفحہ پلٹنے کا ایک خود کار طریقہ کار ہے، جن کے لیے کتاب کے صفحات پلٹنا تقریباً ناممکن ہے۔ یہ آلہ آواز سے ملنے والے اشاروں کی بنیاد پر صفحات کو پلٹ سکتا ہے جس سے ایک معذور شخص بھی کسی بیرونی مدد کے بغیر کتابیں پڑھنے کے قابل بن سکتا ہے۔ بیجک فلپ 3.0 میں ایک چھوٹے توسیع والے موٹر کے علاوہ ایک روٹری بیس (rotary base) ہوتی ہے جس کو مائیکرو کنٹرولر (microcontroller) پروگرام کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے جو کسی شخص کی ہدایات پر کام کرتا ہے۔ یہ صفحہ پر دباؤ ڈال کر اسے اٹھاتا ہے اور دوسری طرف موڑ دیتا ہے۔ 2019ء سے شروع ہونے والے اس آلے میں پچھلے تین سالوں کے دوران تین بار اصلاحات کی گئی ہیں۔ پہلا نمونہ لکڑی سے بنا تھا جو سر کی حرکات کی بنیاد پر کتاب کے صفحات کو پلٹتا تھا۔ چھوٹے لمبی سینسر کی وجہ سے سر کی حرکت کا پتہ لگایا جاتا تھا اور صفحہ پلٹنے کی شروعات ہوتی تھی۔ یہ سسٹم ابتدائی نمونہ تھا جس کا بہت بار اعادہ کیا گیا۔ اسے بیجک فلپ 1.0 کا نام دیا گیا۔ اس کے بعد یہ پروجیکٹ شعبہ الیکٹریکل انجینئرنگ کے طلباء کے ایک گروپ کو دیا گیا جنہوں نے اس پر کام کر کے اس کی ساخت اور حرکت کو اپ گریڈ کر کے اس کی کارکردگی کو مزید بہتر کیا۔ طلباء نے مصنوعات کو ہلکے وزن اور جمالیاتی لحاظ سے اچھا بنانے کے لیے لکڑی کی بجائے الیکٹرو لین شیٹوں کو بنیادی مواد کے طور پر استعمال کیا۔ پروٹو ٹائپ کے پروگرام کو بھی بہتر بنایا گیا۔ اس دوسرے پروٹو ٹائپ کو 2021ء میں اگلے نچ کے طلباء کے ایک گروپ نے مزید بہتر بنایا جس نے صفحہ پلٹنے کے طریقہ کار کے لیے وائس کنٹرول فیچر کے ساتھ ساتھ صفحہ پلٹنے کے عمل کے دوران کتاب کے استحکام کے لیے روٹری بیس کا اضافہ کیا جسے آج ہم بیجک فلپ 3.0 کے نام سے جانتے ہیں۔

بیجک فلپ کا تکنیکی پیٹنٹ درخواست نمبر 202211041225 کے ساتھ 19 جولائی 2022ء کو دائر کیا گیا اور 22 جولائی 2022ء کو انٹرنیشنل پیٹنٹ آفس (IPO) نے شائع کیا۔



کشمیر کے روایتی کھیل

ڈاکٹر بلال احمد راتھر

وادی کشمیر جو ایک طرف سے دنیا بھر میں جنت کے نام سے کم دیکھنے کو ملتے ہیں۔ کئی دہائیوں سے اس ریاست نے شمال، جنوب، مشرق و مغرب سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے جس کا نتیجہ اس خطے میں وسیعی ایشیا کے بھد، ہندو اور سکھوں کی ملی جلی روایات مخصوص ثقافت کے طور پر سامنے آئی ہے۔ اس خطے میں کشمیری زبان بولی جاتی ہے اور ریاست نے اپنے ہی منفرد اور قابل شناخت انداز میں موسیقی، رقص، اور کھانے تیار کیے ہیں۔

وادی کشمیر روایتی کھیلوں میں بھی کافی مقبولیت رکھتی ہے، ان کھیلوں میں کافی لوگ پرانے زمانے میں مشغول رہتے اور ان تفریحی کھیلوں سے خود کی توانیوں کو تازہ دم کرتے۔ ان میں سے کچھ کھیل بڑے جوش و خروش کے ساتھ کھیلے جاتے تھے اور بچہ ثقافتی قدر رکھتے تھے۔ یہ کھیل بچوں کو مصروف اور منسلک رکھتے تھے۔ ان کھیلوں کی فہرست کچھ یوں ہے۔

سز لوگ

اس کھیل کو یورپ میں Hopscotch کہا جاتا ہے اور کشمیر میں سز لوگ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کھیل کو مرد اور عورت دونوں کھیلتے ہیں۔ زمین پر ایک بڑھا سا مستطیل بنایا جاتا ہے اور اس کے اندر ۶ چھوٹے چھوٹے مستطیل جن کے نام اول، دوم، سوم، جنت، سمندر اور جہنم رکھا جاتا ہے اور ان سب کے اوپر سب کے مقابل چھوٹا سا ڈبہ بنایا جاتا ہے جس کا نام 'رانی' یا 'بتا' یا 'ڈونج' رکھا جاتا ہے۔ اس کھیل کو یا تو جھول میں یا انفرادی طور سے کھیلا جاتا ہے۔ کھلاڑی کو کھڑی کا چھوٹا سا ٹکڑا یا مٹی سے بھرا ہوا بوٹ پالش کا ڈبہ پھیلے ڈبے میں پھینک کر ایک ہی ٹانگ پر کھڑا ہو کر اس ڈبے کو ہر مستطیل سے کناروں کو چھوئے بنا گزارنا پڑتا ہے اور پھر ہر ۶ مستطیل کو فتح کرنے کے بعد کھلاڑی کو الٹا ہو کر اپنے سر کے اوپر سے ڈونج یعنی چھوٹا مستطیل میں نشانہ لگانا پڑتا ہے اور یوں اس ڈونج سے ایک کھلاڑی ان مستطیل پر اپنا حق جمانا اور دوسرے کھلاڑی کو ان جیتے ہوئے مستطیل سے کود کر کھیلنا پڑتا ہے جو کہ بہت ہی مشکل مشقت ہوتا ہے۔

جو کھلاڑی زیادہ مستطیل جیت جاتا ہے وہ فائز قرار دیا جاتا ہے اور ہارنے والا کھلاڑی اسکو کانڈھے پر بیٹھا لیتا ہے۔ سز لوگ ایک قدیم بیرونی کھیل ہے جو ہر عمر و جنس کے لوگ خاص طور پر بچے زیادہ پسند کرتے تھے۔

"گرم" یا "سنتولی"

اس کھیل کو خاص طور پر لڑکے کھیلا پسند کرتے تھے۔ اس بیرونی کھیل میں کھلاڑی دو جماعت جتنے اور پھر ٹوٹے ہوئے مٹی کے برتن یا گول چٹائی کنکر کے سات کھڑے جمع کرتے جو ایک دوسرے پر ٹک کے اور پھر

ہوا میں اچھال کے زمین سے باقی کنکر اٹھایے جاتے اس کے بعد اسی طرح سے دو کنکر اٹھایے جاتے پھر تین اور پھر چار کنکر اٹھایے جاتے تھے۔ اس دوران اگر کوئی کھلاڑی سارے کنکر اٹھانے میں ناکام ہو جاتا یا کوئی ایک کنکر گرا دیتا تو وہ ہار ثابت ہوتی اور بازی دوسرے کھلاڑی کو ملتی تھی۔

زنگ تار

مرد و زن میں مقبول اس کھیل میں کھلاڑی زمین پر پیر پھیلا کر بیٹھتے تھے اور ایک دوسرے کے پاؤں کے تلوے ملا تے تھے یا ایک پاؤں کے انگوٹھے کے اوپر دوسرے کا پاؤں رکھتے تھے اور پھر ایک کھلاڑی کو ان کے پاؤں کے اوپر سے کودنا پڑتا تھا۔ اس کھیل میں ایک موڑ ہوتا تھا وہ یہ کہ جب کھلاڑی کو کودنا ہوتا تھا تو باقی دو کھلاڑی پیر اور اوپر کرتے تھے جس کی وجہ سے کودنا مشکل ہوتا اور وہ زمین پر گر جاتا۔

ووٹ رڈ (رسی کودنا)

عورتوں میں مقبول اس کھیل میں رسی کا استعمال ہوتا تھا۔ اس میں رسی کو مختلف سمت میں جھولا جاتا اور پھر اچھل کر پیروں کے نیچے سے گزارا جاتا اس کھیل میں کبھی دو کھلاڑی بھی حصہ لیتے یعنی ایک ساتھ اچھل کر رسی کو پیروں کے نیچے سے گزارتے۔ کچھ پرانے بزرگ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ کھیل عام تھا اور کافی فائدہ مند تھا اسکو کھیلنے سے لڑکیوں کے قدم میں اضافہ ہوتا تھا۔



ایک جماعت کے کھلاڑی اس کنکر کے ڈھیر پر ایک نرم کپڑے کی بنی گیند سے نشانہ لگا کر بکھیر دیتے اور دوسری جماعت اس ڈھیر کو پھر سے تبت تک سمبھالتے جب تک ان پر گیند کا نشانہ نہ لگتا اور یوں اگر سارے کھلاڑی یا ٹو گیند کا نشانہ بنتے یا کنکر کے ڈھیر کو ایک دوسرے پر کھڑا کر کے مقابلہ جیت جاتے۔ جب کھلاڑی کنکروں کا ڈھیر لگانے میں کامیاب ہو جاتے تو انکو نشانہ مارنے کی بازی مل جاتی اور وہ زور زور سے گرم گرم چلاتے۔

تانگ یا چوٹ اباٹ زار (Marbel gamble)

یہ کھیل زیادہ تر لڑکے ہی کھیلا پسند کرتے تھے اس میں سنگ مرمر کی چھوٹی چھوٹی سچوں کا استعمال ہوتا تھا۔ اس کھیل میں زمین پر چھوٹا سا سرخ بنا یا جاتا اور پھر کھلاڑی اپنی انگلی کی نوک کی مدد سے کچھ کو اس سرخ میں ڈالتا۔ یہ کھیل بھی جماعت میں یا انفرادی طور پر بھی کھیلا جاتا تھا۔

ژور سیپہ (ژور شپہ)

یہ کھیل گھر کے اندر بھی اور باہر بھی کھیلا جاتا ہے اس کھیل میں ایک کھلاڑی کوئی فرضی چیز چرائے کہیں چھپ جاتا ہے اور باقی کھلاڑی اسکو ڈونڈ کے فرضی عدالت میں پیش کرتے تھے۔ اس کھیل کو لڑکے اکثر گھر کے باہر اور لڑکیاں گھر کے اندر کھیلا کرتی تھی۔

تولی لنگن

یہ کھیل، کھیل کم ورزش زیادہ تھی جسکو مرد و زن دونوں کھیلا کرتے تھے۔ دو کھلاڑی ایک دوسرے کی کمر سے کمر ملاتے اور ایک دوسرے کی باہوں کے سہارے باری باری اپنی کمر پر اٹھاتے اور زور زور سے بولتے، "تولے لنگن تلان چھیس مخدوم صاحبن کھالان چھیس" یہ کھیل گردن اور کمر کے لئے ایک عمدہ ورزش مانی جاتی تھی اور بزرگوں کا ماننا تھا جو یہ کھیل کھیلا کرتے انکو بھی کمر یا گردن کے تکلیف کی شکایات نہیں ہوتی۔

جول نس

یہ کھیل گھر سے باہر کھیلا جاتا تھا۔ اس میں ایک کھلاڑی کی آنکھوں کو کپڑے سے باندھا جاتا اور پھر باقی کھلاڑی اسکو دھکے مار کر، کپڑے کھینچ کر اور گرد گھوم کر تنگ کرتے اور اگر کوئی کھلاڑی آواز یا آہٹ سن کر اسکی پکڑ میں آتا تو وہ کھلاڑی اسکی جگہ لیتا اور اس پر کپڑا باندھا جاتا۔

ٹیکن

اس کھیل کو کھیلنے کے لئے پانچ چھوٹے چھوٹے کنکر ڈھونڈے جاتے تھے اور پھر ترتیب کے ساتھ ہاتھ میں اٹھایے جاتے پھر ترتیب کے ساتھ ہی

زعفران کے صحت افزا فوائد

نااد اداریہ:



کئی طریقے ہیں لیکن اس کے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کا بہترین طریقہ سونے کے وقت زعفران کا دودھ یا خالی پیٹ زعفران کا پانی پینا ہے۔

زعفران صحت کو متعدد طریقوں سے فائدہ پہنچاتا ہے اور اس انوکھے مصالحے کے بارے میں مزید تحقیق ہورہی ہے۔ حالیہ مطالعات میں بتایا گیا ہے کہ زعفران میں بہت سی طبعی خصوصیات ہیں اور یہ دوا ساز سرگرمیوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ زعفران میں موجود دو بڑے کیروٹینائڈز (carotenoids)، کروسیٹن (crocin) اور کروسیٹن (crocetin) میں ٹیو مر سے لڑنے کے اثرات ہو سکتے ہیں۔ یہ مرکبات سوزش کے خطرے کو بھی کم کر سکتے ہیں۔ اس میں موجود ایک اور مرکب Safranal بصارت کے لئے کافی فائدہ مند پایا گیا ہے۔ زعفران کے چند فوائد درج ذیل ہیں:

- ۱- کینسر کے خطرے کو کم کر سکتا ہے
- ۲- سوجن اور گھٹیا (arthritis) سے لڑنے میں مدد مل سکتی ہے
- ۳- بصارت کو فروغ دے سکتا ہے
- ۴- بے خوابی کے علاج میں مدد مل سکتی ہے
- ۵- دماغ کی صحت کو فروغ دے سکتا ہے
- ۶- ہاضمہ کو بڑھا سکتا ہے
- ۷- جلنے کے زخموں کو ٹھیک کر سکتا ہے
- ۸- قوت مدافعت کو بڑھا سکتا ہے
- ۹- ماہواری میں راحت فراہم کر سکتا ہے
- ۱۰- دل کی صحت کو بہتر بنا سکتا ہے
- ۱۱- جگر کی حفاظت کر سکتا ہے
- ۱۲- جلد کو UV شعاعوں سے بچا سکتا ہے

عنابرانی

زعفران ایک مصالحہ ہے جو کروکس سیٹاویس (Crocus sativus) کے پھول سے حاصل ہوتا ہے جسے عام طور پر "زعفران کروکس" کہا جاتا ہے۔ واضح قرمز قلموں (جنہیں تھریڈز کہا جاتا ہے) کو اکٹھا اور خشک کیا جاتا ہے تاکہ بنیادی طور پر کھانے میں مصالحوں اور رنگت بھرنے والے اجزاء کے طور پر استعمال کیا جاسکے۔ زعفران کا ذائقہ اور آؤڈو فارم نمایاں کھاس جیسی خوشبو فانٹو کیمیکلز (phytochemicals) پیگرو کروسیٹن (picrocrocin) اور سیفرائل (safranal) سے حاصل ہوتی ہے۔ اس میں کیروٹینائڈ پگمنٹ (carotenoid pigment) کروسیٹن (crocin) بھی ہوتا ہے، جو پکوانوں اور ٹیکسٹائل کو سنہری چلی رنگت دیتا ہے۔

زعفران کو ایک خوبصورت پھول Crocus sativus سے نکالا جاتا ہے۔ زعفران بنیادی طور پر پھول کی قلم ہے اور اسے خشک کرنے کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ عمل زعفران کو ایک بھر پور رنگت، ساخت اور خوشبو دیتا ہے۔ وسیع پیمانے پر، زعفران کو پکوانوں میں ذائقہ اور قدرتی رنگت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ زعفران ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں "پیلا ہونا"۔ پھول کے ریشے جیسے حصے زعفران مصالحہ بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

زعفران آریوید میں استعمال ہونے والے مہنگے مصالحوں میں سے ایک ہے۔ یہ ہمارے جسم میں 'اوت'، 'اپتہ' اور 'کفا' دوشوں کو متوازن کرتا ہے۔ اس میں اینٹی آکسیدنٹس ہوتے ہیں جو قوت مدافعت کو بڑھاتے ہیں اور اس میں سوجن اور فنکٹل لکٹیشن ختم کرنے کی خصوصیات ہیں۔ زعفران کی بے شمار طبعی خصوصیات ہیں۔ اس کے جلد، نظام ہاضمہ، دوران خون، اخراج کے نظام اور اعصابی نظام پر فائدہ مند اثرات ہوتے ہیں (موڈ کو بڑھاتا ہے اور ڈپریشن سے لڑتا ہے) اس لیے اسے sunshine spice بھی کہا جاتا ہے۔ یہ جوڑوں کے درم (Rheumatoid Arthritis) کا بھی علاج کرتا ہے۔ اس نادر مصالحے کو خوراک میں شامل کرنے کے

ذرائع ابلاغ اپنے آغاز سے ہی ہمارے معاشرے کا ایک لازمی حصہ رہے ہیں اور کسی بھی خطے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ مواصلاتی وسیلے نہ صرف لوگوں کو روز بروز کے حالات و واقعات سے مطلع کرتے ہیں بلکہ آگاہی اور تعلیم عامہ کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ اخبارات کا شمار سب سے قدیم ترین اور قابل اعتماد ابلاغی ذرائع میں ہوتا ہے جو کہ آج کل کے ڈیجیٹل دور میں بھی اپنی ساخت برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ COVID-19 کی وبا کے بعد معلومات حاصل کرنے کے طریقوں اور مواصلاتی نظام میں بہت تبدیلیاں دیکھنے کو مل رہی ہیں اور آن لائن میڈیا کا استعمال عروج پر ہے، لیکن اس کے باوجود بھی اخبارات اور دیگر مواصلاتی ذرائع ابلاغ عوام کو آگاہی اور تعلیم دینے میں اہمیت کے حامل ہیں۔ COVID-19 نے جہاں دنیا بھر میں سماجی اور کام کاج کے فریم ورک کو بدل دیا ہے، وہیں کشمیر بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ عوام الناس کو آگاہ کرنے اور انہیں ایسی آفات کے لیے تیار کرنے میں اخبارات جیسے ابلاغی ذرائع کا کردار پھیلے سے کہیں زیادہ بڑھ گیا ہے۔ ایسے حالات میں کمیونٹی میڈیا مقامی آبادی کے لئے زیادہ قابل قدر مقام رکھتا ہے جو مقامی سطح پر زیادہ قابل فہم اور بولی جانے والی زبانوں میں عوام کو موثر طریقے سے آگاہ کر سکتا ہے۔

ہمارا اخبار 'نااد' کمیونٹی کی شمولیت اور رابطے کی طرف ایک ایسا ہی قدم ہے جو اپنی ابتدا سے ہی معلومات اور آگاہی پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی سماجی ترقی کے اقدامات میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہے اور نا کا یہ شمارہ اس مقصد کی طرف ایک قدم ہے۔ اس شمارے میں مختلف موضوعات اور کمیونٹی سے متعلق مسائل کے بارے میں معلومات کی بہت ہے۔ نئی متعارف شدہ قومی تعلیمی پالیسی کا ایک مفصل اور آسان خلاصہ، اس شمارے میں زیر بحث آیا ہے جو ماہرین تعلیم اور طلباء دونوں کے لیے ہی اس پالیسی کو سمجھنے میں کافی مددگار ہوگا۔ IUST اپنے قیام سے ہی طلباء کو ایسی عملی معلومات فراہم کرنے پر کام کر رہا ہے جو طویل مدت میں معاشرے کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہیں۔ اسی رجحان کو آگے بڑھاتے ہوئے، IUST کے الیکٹریکل انجینئرنگ کے طالب علموں نے مفوج لوگوں کے لیے صفحہ پلٹنے والا آلہ تیار کیا۔ اس شمارے میں میچک فلپ ۳۰ نامی آلہ کے کام اور افادیت کے بارے میں ایک رپورٹ ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، کمیونیکیشن میڈیا کمیونٹی میں مروجہ مسائل اور ان سے متعلق آگاہی پیدا کرنے میں پیش پیش ہے۔ نا کا یہ شمارہ اپنے مضامین کی فہرست میں صحت سے متعلق ابلاغ کو شامل کرنے کے مقصد کے ساتھ، بچوں کو وبائی امراض سے بچانے کے لیے درکار احتیاطی تدابیر کی ایک سادہ اور گہرائی سے وضاحت شدہ تفصیلی فراہم کرتا ہے اور ساتھ ہی اس شمارے میں ایسے خاندانوں کے لیے سرکاری امداد اور بحالی کی اسکیموں کا معلوماتی خلاصہ فراہم کیا گیا ہے جن میں COVID-19 کی وجہ سے کسی کی موت واقع ہوئی ہو۔

آفات کی تیاری بھی نیوز میڈیا کی ایک اہم ذمہ داری ہے اور اس سمت میں کمیونٹی اخبار سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ لوگوں کو آفت سے پہلے کی تیاریوں، آفات کے دوران اٹھائے جانے والے اقدامات اور آفات کے بعد کے اقدامات کے بارے میں آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو دیکھتے ہوئے، موجودہ شمارے میں کشمیر میں لینڈ سلائڈنگ کے خطرات کے بارے میں ایک معلوماتی تحریر شائع ہے۔ ثقافتی تحفظ اور فروغ میں اخبارات ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ نا کے اس شمارے میں کشمیر کی ثقافتی میراث اور ورثے سے متعلق ایک تصویری فیچر بھی شامل ہے جس میں اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں وسٹورون گیلری آف آرٹ کی پہلی نمائش کی تصاویر ہیں۔

امید ہے کہ ہمارے قارئین ہماری اس کاوش سے مستفید ہوں گے اور اس شمارے سے متعلق ہمیں اپنی رائے سے واقف کرائیں گے تاکہ آنے والے شماروں میں ہم اپنے معیار میں اور زیادہ بہتری لائیں۔ آپ اپنی رائے اور تبصرے naad@iust.ac.in پر ارسال کر سکتے ہیں۔

وبائی امراض اور بچوں کی حفاظت

ضروری اقدامات اٹھائے۔

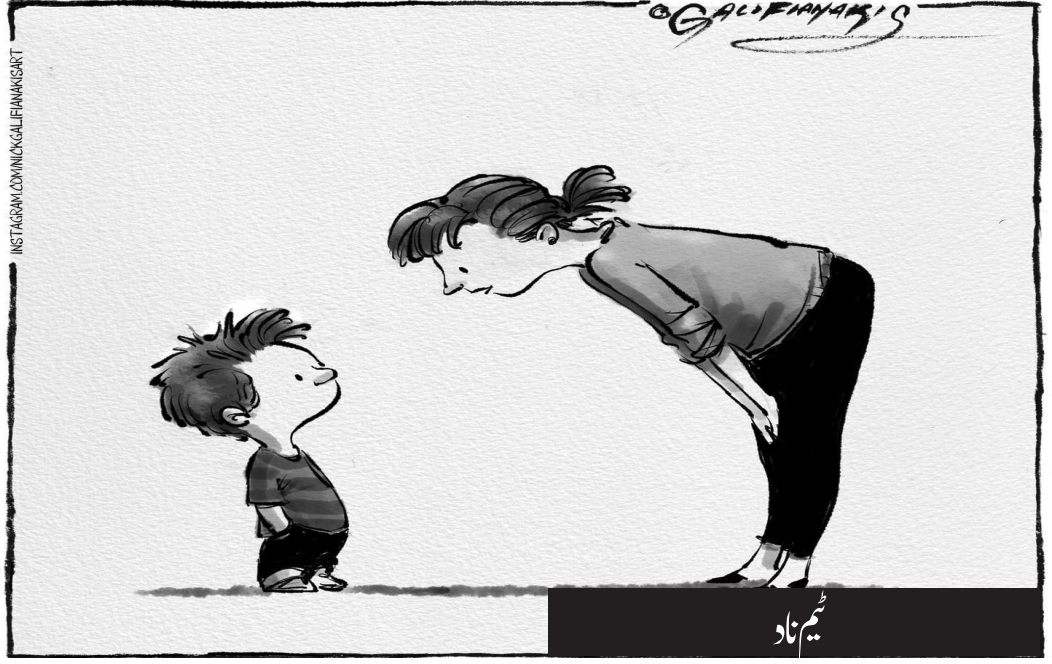
(۴) اس بات کی طرف خاص توجہ دی جائے کہ اساتذہ، عملہ اور طلبہ آپس میں دوری بنائے رکھیں تاکہ وبا کو پھیلنے سے روکا جاسکے۔ اس کے لئے اگر مختلف پروگرامز کو ملتوی بھی کیا جائے، جیسے کہ کھیل کود یا پریز کی مجالس، تو سودمند رہے گا۔ کلاس میں بھی اگر بچوں کے ڈیسک کو ایکٹ ایکٹ میٹر کے دوری پر رکھا جائے، تو بہتر ہوگا۔

بیماری کی صورت میں ضروری لائحہ عمل:

قبل از وقت مقامی اداروں اور اسکول کے طبی عملے کے ساتھ مضبوط تعلق قائم رکھنا اور ہنگامی صورتحال میں رابطہ کرنے کے لئے ضروری نمبرات پہلے سے شیئر کر کے رکھنا۔ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ وبائی زد میں آئے استاد یا طالب علم کو بہت ہی موزوں طریقے سے دوسرے لوگوں سے الگ کیا جائے، بغیر کوئی افراتفری یا خوف کی فضا قائم نہ کیے۔ صورت حال سنگین ہونے کی صورت میں بیمار کو براہ راست اسپتال یا کسی طبی مرکز پر بھی بھیجا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے پہلے سے ہی ضروری لائحہ عمل مرتب کر کے رکھیں۔ کلاس روم میں تدریس کے دوران اساتذہ کو چاہیے کہ اپنے لیکچر میں بیماری سے بچاؤ کے حوالے سے بھی مفید معلومات شامل کریں۔ اور ایسا کرنے کے دوران صنف، قومیت اور دیگر طرح کی چیزوں کا خیال رکھیں۔

اسکول کے منتظمین، اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کے لئے ضروری ہدایات:

- (۱) مسلسل بنیادوں پر باتوں کی صفائی کے لئے بچوں کو ترغیب دیں۔ ہر آنے جانے والی جگہ پر سینٹائزر مہیا رکھیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ واش روم کا انتظام کریں۔
- (۲) اسکول کی عمارتوں کو کم سے کم دن میں ایک بار اچھی طرح صاف کریں، خاص کر کہ وہ جگہیں جہاں پر لوگوں کا زیادہ آنا جانا ہو۔ فرش کو صاف کرنے کے لئے سوڈیم ہائپوکلورائیٹ کی ۰.۵٪ بمقدار استعمال کریں اور دیگر جگہوں کی صفائی کے لئے ایتھل الکول کی ستر فیصدی مقدار استعمال کریں۔
- (۳) ہوا کو بغیر کسی رکاوٹ کے بہنے دیں اور اس کیلئے ہوسکے تو کھڑکیاں کھول کر رکھیں یا ایئر کنڈیشننگ کا استعمال کریں۔
- (۴) نوٹس بورڈ یا چہاں پر بھی مناسب ہو، ایسے اشتہارات چسپاں کریں جس میں صفائی اور نفاست کی ترغیب دی گئی ہو۔
- (۵) اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اسکول میں جمع کچرے کو ہر دن مناسب جگہ پر ٹھکانے لگا دیا جائے۔



کرے۔ کلاس روم میں معمول کی سرگرمی کو کسی بھی صورت متاثر نہ ہونے دیں، تاکہ بچوں کو کسی بھی غیر یقینی صورت حال سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ اسکول انتظامیہ پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وقتاً فوقتاً اسکول کی صاف صفائی کا معائنہ کرے اور ہر طرح کی آلودگی کو دور کرے۔ ساتھ ہی ساتھ اسکول کے اساتذہ اور دیگر غیر تدریسی عملے کے لئے بھی ضروری ہے کہ انہیں کرونا سے بچنے کے لئے ضروری ٹریننگ فراہم کی جائے۔ یہی نہیں بلکہ اسکول کا عملہ اس معاملے میں بھی تربیت یافتہ ہونا چاہیے کہ وہ بچوں کے اندر مختلف قسم کے نفسیاتی مسائل کو بھی پہچان سکے اور بعد ازاں انہیں متعلقہ ماہرین کی نگہداشت میں بھیج دیں۔ اساتذہ کلاس روم میں بچوں کو اس بات کی تعلیم دے کہ بیمار یا غیر محفوظ محسوس کرنے کی صورت میں انہیں کس طرح اپنے اساتذہ یا اسکول کے دیگر عملے کے ساتھ رابطہ کرنا ہے۔ خصوصاً کرونا وبا کے پیش نظر سبھی شرکاء کو چاہیے کہ اس وبا کے متعلق بنیادی معلومات اور حقائق کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس کی علامات، اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل، اس کے پھیلاؤ کی صورتیں اور ان کے روک تھام کی تدابیر کا اسکول کے عملے کو مکمل علم ہونا چاہیے۔ عالمی سطح کے معتبر اداروں جیسے کہ WHO، UNICEF اور ملکی سطح پر صحت عامہ کی طرف سے جاری کی گئی ہدایات سے ہر وقت خود کو باخبر رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی طرح کی جعلی خبروں اور افواہوں پر کان دھرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

کرونا وائرس ایک ایسی وبا ہے جو اس ضروری ماحول کو تہس نہس کر سکتی ہے۔ اس کی طاقت رکھتا ہے، جو بچوں کی نشوونما کے لئے نہایت اہم ہے۔ وبا کے پیش نظر خاندانی نظام، دوستانہ تعلقات اور روزمرہ کے معمولات میں جو خلل واقع ہو گیا، اس کا بچوں کی جسمانی اور ذہنی تندرستی پر بہت منفی اثر مرتب ہوا ہے۔ اس مضمون کا مقصد بچوں کی صحت کے لئے حفاظتی تدابیر اختیار کرنے والوں کی خدمت میں کچھ گزارشات پیش کرنا ہے، تاکہ کرونا کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کا مقابلہ بہتر طور سے کیا جاسکے۔ شعبہ تعلیم اور بچوں کی حفاظت کا شعبہ آپس میں ایک دوسرے کے لئے مدد و معاونت کی حیثیت رکھتے ہیں، جو بچوں کی مجموعی نشوونما میں اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ کرونا وبا کے تناظر میں ان دونوں شعبہ جات کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو اپنا بھرپور تعاون پیش کریں تاکہ اسکول، گھر اور برادری کی سچ پر بچوں کو اس مہلک وبا سے محفوظ کیا جاسکے۔ ذیل میں یونیسف (UNICEF) کی طرف سے جاری کی گئیں کچھ تجاویز کا ذکر کیا جاتا ہے، جو اسکول کے اندر اور اسکول کے باہر بچوں کو کرونا سے بچانے کے لئے کارآمد ہو سکتی ہیں۔

بچوں کی نفسیاتی بہتری پر توجہ دینا:

چھوٹے بچے اکثر اپنے آس پاس کے اہم افراد کو دیکھ کر ہی اپنا طرز عمل اختیار کرتے ہیں، لہذا والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ وہ خود اپنے نفسیاتی پہلو کی طرف متوجہ ہو اور بچوں کے تشویش نگر، شہمت اور احساس موانست کاروبہ اختیار کرے، تاکہ بچوں کے ارد گرد جذباتی طور پر ایک حساس ماحول قائم رہے۔ اسکول یا گھر پر والدین اور اساتذہ بچوں کو مختلف تخلیقی کاموں میں شریک ہونے کی ترغیب دے سکتے ہیں، جیسے کہ کھیل کود یا نقش نگاری۔ ایسی مشقوں کے ذریعے بچے مختلف قسم کے منفی جذبات جیسے کہ خوف اور مایوسی کو اپنے بڑھوں تک پہنچانے میں آسانی محسوس کر سکتے ہیں۔

اسکول کے اندر بچوں کے لئے چند توجہ طلب نکات:

سماج کے سبھی اہم قومی، مقامی اور اسکول کی سطح کے فریقوں کو چاہیے کہ تمام ضروری لوازمات اور ہدایات پر عمل آوری کو یقینی بنانے کی کوشش

- (۱) جن لوگوں کو خود میں بیماری کے آثار نظر آ رہے ہوں، وہ اسکول آنے سے پرہیز کریں۔
- (۲) اسکول انتظامیہ کو چاہیے کہ وقفہ دروقفہ بچوں کو اپنے ہاتھ صابن یا سینٹائزر سے دھونے کی ترغیب دیں۔ وقتاً فوقتاً اسکول کی صاف صفائی بھی کرائی جائے۔
- (۳) اسکول انتظامیہ کو چاہیے کہ پانی کے استعمال اور غلاظت کو ٹھکانے لگانے کیلئے مناسب لائحہ عمل اختیار کرے۔ ماحولیاتی صفائی کیلئے بھی



COVID اموات کے لیے خصوصی امدادی اسکیم (SASCM/Saksham)

عنابرائی

جائیں گے۔

COVID-19 کی وجہ سے اپنے واحد یا تمام کمانے والے ارکان کو کھو

دیا ہے۔

بینیشن COVID متاثرہ فرد کی موت کے بعد اگلے مہینے سے واجب

الاداہوگی۔

.iii

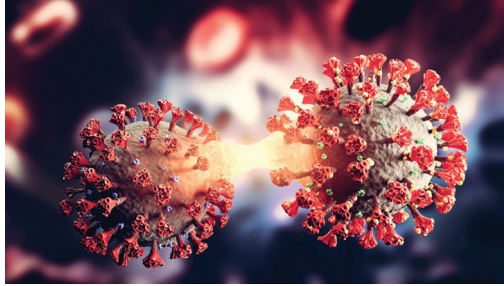
.iv

حکومت جموں و کشمیر کی طرف سے شروع کردہ ایس اے ایس اے اسکیم کا مقصد ان خاندانوں کی کفالت کو یقینی بنانا ہے جنہوں نے COVID-19 کے وبا کی وجہ سے اپنا واحد کمانے والا کھو دیا ہے۔ اس اسکیم کا مقصد ایسے کنیوں کو خصوصی مالی امداد (بینیشن کی صورت میں) فراہم کرنا ہے جنہوں نے ایک یا تمام کمانے والے ارکان کو کھو دیا ہے اور ان بچوں کے حق میں وظیفہ (ڈونٹ) جنہوں نے COVID-19 کی وجہ سے اپنے کمانے والے والدین کو یا کمانے والے بہن بھائیوں یا قانونی سرپرستوں کو کھو دیا ہے۔ اس اسکیم کا اطلاق ان ملازمین کے معاملے میں نہیں ہوگا جو فیملی بینیشن کے اہل ہیں یا کسی دوسرے منصوبے کے تحت اسی طرح کے فولڈ حاصل کر رہے ہیں۔ انتظامی کونسل نے محکمہ سماجی بہبود میں کورونا وائرس سے متاثرہ خاندانوں کی اعانت اور خود روزگار کے لیے مالی امداد سمیت مختلف سرکاری اسکیموں کے تحت فولڈ میں توسیع کے لیے ایک خصوصی سیل کے قیام کی بھی منظوری دی ہے۔

اس اسکیم کو درج ذیل مفصل ضوابط کے مطابق عمل میں لایا جائے گا:

خصوصی بینیشن:

- کئیے میں شریک حیات، اولاد، زیر کفالت والدین اور غیر شادی شدہ بھائی/بہن شامل ہوں گے۔
- اس اسکیم کے تحت وہ خاندان بینیشن کا اہل ہوگا جس نے



- مستحق خاندان کو دو خصوصی بینیشن تک کی منظوری دی جائے گی، ایک شریک حیات کے لیے اور ایک سب سے عمر رسیدہ رکن (بچوں کے علاوہ) کے لیے۔
- یہ خصوصی بینیشن ہر استفادہ کنندہ کو ISSS/NSAP اسکیم کے برابر کی شرح پر ادا کی جائے گی یعنی ایک ہزار روپے فی مہینہ۔
- UT یا مرکزی حکومت کی کسی دوسری بینیشن اسکیم کے لیے اہلیت حاصل کرنے پر ان کے کئیے ان اسکیموں میں منتقل کردئے

خصوصی اسکالرشپ:

- ایسے بچوں (ڈونٹ) کے حق میں وظیفہ واگزار کیا جائے گا جو COVID کی وجہ سے اپنے کمانے والے والد/والدہ (والدین) یا کمانے والے بہن بھائیوں یا کمانے والے قانونی سرپرست (سرپرستوں) سے محروم ہو چکے ہیں اور زیر تعلیم ہیں۔ ہندوستان کے کسی بھی تسلیم شدہ ادارے میں ۱۲ ویں جماعت تک پڑھنے والے بچوں کے لیے اسکالرشپ دو ہزار روپے سالانہ کی شرح سے ادا کی جائے گی۔ جبکہ تسلیم شدہ کالجوں/اداروں میں پڑھنے والے بچوں کے لیے یہ شرح ۴۰ ہزار روپے سالانہ ہوگی۔
- COVID متاثرہ خاندانوں میں جو بچے پہلے سے ہی کوئی وظیفہ حاصل کر رہے ہوں، وہ اپنی متعلقہ اہلیت کے مطابق اس اسکیم کا انتخاب کر سکتے ہیں جو ان کے لیے زیادہ فائدہ مند ہو۔
- ایسے بچوں کے معاملے میں جو اسکول جانے کے لیے بہت چھوٹے ہیں، وظیفہ اس دن سے فعال ہو جائے گا جس دن ان کا داخلہ اسکول میں کرایا جائے گا۔
- مستحق متاثرین متعلقہ ڈپٹی کمشنر کے ذریعے اس اسکیم کے لیے درخواست دے سکتے ہیں، جہاں سے خصوصی بینیشن اور خصوصی اسکالرشپ کے لیے علیحدہ علیحدہ مجموعہ ماہانہ اعداد و شمار کو ڈائریکٹر، سماجی بہبود، جموں و کشمیر کو مہینے کی ۱۵ تاریخ تک بھیج دیا جاتا ہے۔ اسکیم کی تفصیلی معلومات جموں و کشمیر محکمہ سماجی بہبود کی سرکاری ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہے۔

پرائمری اسکولوں میں عالمگیر بنیادی خواندگی اور عددی حصول کا تصور کرتا ہے۔

اسی طرح NEP-2020 پیشہ ورانہ تعلیم اور صحیح مہارتوں کے حصول پر بہت زیادہ زور دیتا ہے جس کا تصور SDG کے اہداف ۴، ۵ اور ۶ میں کیا گیا ہے۔ نیز، ۲۰۲۵ تک، اسکول اور اعلیٰ تعلیمی نظام کے ذریعے کم از کم ۵۰ فیصد کھٹے والوں کو پیشہ ورانہ تعلیم مہیا کرانی جائے گی۔ SDG 4.5 میں مشمول صنفی مساوات اور اشتیاق کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے، NEP-2020 ایک صنفی شمولیت فنڈ (GIF) قائم کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے تاکہ تمام لڑکیوں کے ساتھ ساتھ ٹرانس جینڈر طالب علموں کے لیے بھی مساوی معیاری تعلیم فراہم کرنے کی ملکی صلاحیت کو بڑھایا جاسکے۔ اعلیٰ تعلیم بالخصوص STEM مضامین میں خواتین کے اندراج کو بڑھانے اور ان کی ملازمت کو بڑھانے کے لیے بھی اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔ NEP-2020 کا مقصد تنقیدی سوچ اور استدلال، دریافت اور تجزیہ پر مبنی علمیت کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے نصاب کو اس کے بنیادی لوازمات تک کم کرنا ہے جس میں SDG 4.6 اور SDG 4.7 کے اہداف بالواسطہ طور پر محیط ہیں۔ اس کے علاوہ، NEP-2020 ایک کثیر الضابطہ نقطہ نظر، ایک سے زیادہ ایگزٹ یا انٹری سٹم اور ایکڈمک کریڈٹ بینک کا تصور کرتا ہے تاکہ بین الاقوامی معیارات کو پورا کیا جاسکے اور نوجوان نسل کو عالمی شہری بننے کے لیے تیار کیا جاسکے۔

تاہم، NEP-2020 کا نفاذ اور پائیدار ترقی کے اہداف کا حصول در حقیقت ایک بہت بڑا چیلنج ہے جو خاص طور پر طویل عرصے تک چلنے والی COVID-19 وبائی بیماری کی وجہ سے بدتر ہو گیا ہے۔ NEP-2020 اور SDG 4 کے مقاصد کی حصول یابی کے لیے موثر کارروائی کے لیے بہت زیادہ وسائل اور خاص طور پر ترقی پذیر اور کم ترقی یافتہ ممالک میں تعلیم میں حکومتی سرمایہ کاری میں خاطر خواہ اضافے کی ضرورت ہے۔ اساتذہ کی تربیت میں سرمایہ کاری کرنے، ضرورت مندوں کو وظائف فراہم کرنے، عالمی سطح پر وسائل کا اشتراک کرنے اور قومیت سے بالاتر ہو کر معیاری تعلیم کو سب کے لیے قابل رسائی بنانے کے ذریعے معیاری تعلیم فراہم کرنے پر بہت زیادہ زور دینا ہوگا۔ بہر صورت، ہمارے پاس صرف ایک سہارہ ہے اور اس کی حفاظت کے لئے ہمیں ایک جھٹ ہونے کی ضرورت ہے۔

قومی تعلیمی پالیسی

قومی تعلیمی پالیسی اور اقوام متحدہ کے دیر پا ترقی کے اہداف

NEP-2020 کے اہم مقاصد میں سے ایک ۲۰۱۵ء میں اقوام متحدہ کی طرف سے طے شدہ پائیدار ترقی کے اہداف کو حاصل کرنا ہے۔ پائیدار ترقی کے ۱۷ اہداف کا سب سے اہم ہدف SDG4 (Sustainable Development Goal) ہے جس میں سب کے لیے جامع اور معیاری تعلیم کو یقینی بنانا اور تاحریک کو فروغ دینا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ SDG4 میں تجویز کردہ سب کے لیے معیاری تعلیم کا مقصد پیشہ دیگر اہداف سے منسلک ہے۔ مثال کے طور پر، یہ بات مشہور ہے کہ تعلیم غربت کو کم کرتی ہے، لوگوں کو مناسب ملازمتیں تلاش کرنے میں مدد دیتی ہے جس کے نتیجے میں ان کا معیار زندگی بلند ہوتا ہے، صنفی تعصب اور تفاوت کو کم ہوتی ہے، صحت مند زندگی گزارنے کو فروغ ملتا ہے، لوگوں کو ثقافتی اور مذہبی تنوع سے روشناس کرنا ہے اور نتیجتاً تنازعات کو کم کرتا ہے۔ معیاری تعلیم ہمیں عالمی مسائل جیسے موسمیاتی تبدیلی، عالمی حدت، فوسل فیول کے مضر اثرات اور توانائی کے قابل تجدید ذرائع کی ضرورت وغیرہ کو سمجھنے میں بھی مدد دیتی ہے۔ یہ تمام مسائل قطعی طور پر دیگر پائیدار ترقی کے اہداف ہیں اور اسی لحاظ سے SDG4 کو خصوصی حیثیت حاصل ہے کیونکہ باقی سولہ SDGs کو معیاری تعلیم کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

SDG4 کے کم از کم پانچ کلیدی نکات براہ راست NEP-2020 کے تحت آتے ہیں۔ مثال کے طور پر، SDG4 اہداف میں سے پہلا (SDG 4.1) یہ یقینی بنانا ہے کہ تمام لڑکیاں اور لڑکے ۲۰۳۰ء تک مفت، مساوی اور معیاری پرائمری اور سیکنڈری تعلیم مکمل کریں۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لئے NEP-2020 کی تجویز پری اسکول سے ثانوی تعلیم میں مجموعی اندراج کو ۲۰۳۰ء تک سو فیصد تک بڑھانا ہے۔ NEP-2020 بچپن کی ابتدائی نشوونما اور عالمگیر پری پرائمری تعلیم سے متعلق SDG 4.2 میں طے شدہ ہدف کو حاصل کرنے کے لیے، ۲۰۲۵ء تک

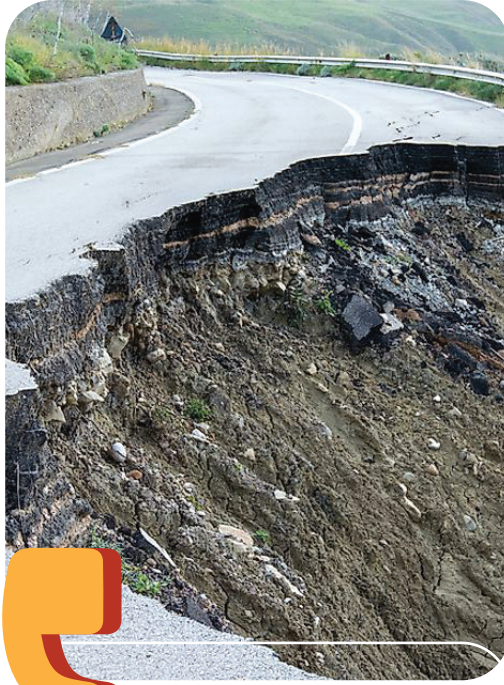
کشمیر ہمالیہ کے لیے ریزش اور خطرات

سے دوچار ہیں۔ وادی کشمیر کا ۴۰ فی صد سے زیادہ حصہ جنگلات اور چراگاہوں سے ڈھکا ہوا ہے، اس کے علاوہ ۳۶۰۰ میٹر سے اوپر کے علاقے بنیادی طور پر برف اور گلیشیر کے وسائل سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ تاہم، پچھلی چند دہائیوں سے لاپرواہی سے جنگلات کی کٹائی ہوئی ہے اور آب و ہوا میں تبدیلی سے برف اور گلیشیروں میں کمی واقع ہوئی ہے۔ مختلف موسمیاتی تبدیلیاں وادی کشمیر کے موسم کی نمایاں خصوصیت ہے جہاں سرما میں مرطوب سردی اور گرمیوں میں معتدل درجہ حرارت ہوتا ہے۔ وادی میں موسم سرما کی برسات بنیادی طور پر برف کی صورت میں ہوتی ہے۔ برف اور گلیشیر جھیلوں اور دیگر آبی ذخائر کے علاوہ آبپاشی کے لیے پانی کی بھاری رسد فراہم کرتے ہیں۔ گرمیوں اور سردیوں کے موسموں میں اوسط زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت بالترتیب ۳۴ ڈگری سنٹی گریڈ اور منفی ۱۴ اعشاریہ ۵ تک پہنچ سکتا ہے۔ وادی میں اوسطاً ۹۶۰ ملی میٹر بارش موصول ہوتی ہے۔ تاہم نمایاں مقامی تغیرات کے ساتھ زیادہ بارش (۱۵۰۰ ملی میٹر) اونچائی والے علاقوں پر اور کم بارش (۷۰۰ ملی میٹر) وادی کے مرکز کی طرف ریکارڈ کی جاتی ہے۔

ڈھلانوں اور ساخت ریزشوں کے لیے کسی علاقے کی حساسیت کو ضابطے میں رکھنے کے اہم پہلو ہیں۔ کھڑی ڈھلانیں مٹی کی تشکیل کے عمل میں رکاوٹ ڈال کر اور اونچائی کی وجہ سے بہاؤ کو بڑھا کر ریزشوں کی حساسیت کو بڑھاتی ہیں۔

ڈھلانوں کے استحکام کو کمزور کرنے والے پیرامیٹر زکائیٹ اہم درجہ مٹی کی ہائیڈرولوجیکل خاصیت ہے جیسے بارش کی تقسیم، نکاسی آب، اور مٹی میں اس کی جاذبیت خاص طور پر ان خطوں میں جہاں مٹی ڈھیلی ہے۔ سمیرا نذیر زاز اور تشکیل احمد رومشو کے ذریعہ ایک مطالعہ "کشمیر ہمالیہ، بھارت کے ریزشوں کی حساسیت کا اندازہ" کے مطابق، وادی کی مٹی کے رطوبتی نقشے سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ ۶۹ فی صدی رقبہ انتہائی نرم ہے۔ زیادہ اور جزوی طور پر گیلے زمرے صرف ۲۵ فی صدی علاقے پر مبنی ہیں۔ وادی کا صرف ایک چھوٹا سا حصہ، بنیادی طور پر کھڑی ڈھلانوں یا پہاڑوں کی چوٹیوں کی صورت میں واقع ہے، جس میں نمی بہت کم ہے جس کا رقبہ صرف ۴ فی صد ہے۔ وادی کشمیر کا ایک لینڈ سلائیڈ سٹیبلٹی انڈیکس نقشہ تیار کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا کہ ۵۵ فی صد (۸۶۴۹ مربع کلومیٹر) رقبہ مستحکم ہے، ۳۰ فی صد رقبہ جو کہ ۱۱۰۰ مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے معتدل طور پر مستحکم ہے اور ۳۳ فی صد رقبہ (۳۰۱۳ مربع کلومیٹر) نیم مستحکم ہے۔ چٹلی حد، اوپری ڈیلٹا اور دفاعی علاقے کے ریزشوں کی حساسیت کے زمرے بالترتیب ۹۲۰ مربع کلومیٹر (۶ فی صد)، ۱۲۰۱ مربع کلومیٹر (۸ فی صد) اور ۷۰۴ مربع کلومیٹر (۶ فی صد) کے علاقے پر مبنی ہیں۔ مزید برآں، یہ پایا گیا کہ ریزشوں کی حساسیت کے علاوہ، ان سے سو کروڑ روپے کی بنیادی مستحکم طبقات میں وقوع پزیر ہوتے ہیں۔ مشاہدہ شدہ ریزشوں کی واقعات میں سے ۳۹ فی صد چٹلی اور اوپری حد کے علاقوں میں پائے گئے۔ مشاہدہ شدہ ریزشوں کی حساسیت میں سے ۹۱.۱۶ فی صد اور ۴ فی صد بالترتیب دفاعی اور مستحکم زمروں میں رونما ہوئے۔

"تاریخی اعداد و شمار کے تجزیے کے ذریعے وادی کشمیر کے خطرے کی پروفائل تیار کرنا" عنوان کے تحت تحقیق کے مطابق کشمیر کے خطے میں ۲۲ بڑے ریزشوں کی حادثات ہوئے ہیں جن میں سے ۷ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ، ان سے سو کروڑ روپے کی بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا اور کئی دنوں تک سڑکیں بند ہوئی اور سینکڑوں گاڑیاں پھنس گئیں، جس سے زائرین اور سیاحوں سمیت مسافروں کی نقل و حرکت متاثر ہوئی۔



وادی کشمیر کا ۴۰ فی صد سے زیادہ حصہ جنگلات اور چراگاہوں سے ڈھکا ہوا ہے، اس کے علاوہ ۳۶۰۰ میٹر سے اوپر کے علاقے بنیادی طور پر برف اور گلیشیر کے وسائل سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ تاہم، پچھلی چند دہائیوں سے لاپرواہی سے جنگلات کی کٹائی ہوئی ہے اور آب و ہوا میں تبدیلی سے برف اور گلیشیروں میں کمی واقع ہوئی ہے۔

خطہ انتہائی ناہموار ہے اور سطح سمندر سے ۱۰۸۰ سے ۵۲۵۵ میٹر تک کی اونچائی پر واقع ہے۔ اس وادی سے ۲۴ ندیاں بہتی ہیں جو آخر کار دریائے جہلم سے مل جاتی ہیں جو کہ دریائے سندھ کی ایک بڑی معاون ندی ہے۔ دریائے جہلم وادی کشمیر کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے جس میں مختلف جغرافیائی اور جغرافیائی ترتیب ہے۔ تاہم، وادی کا صرف ۲۵ فی صد حصہ ہموار ہے جو کہ بنیادی طور پر دریائے جہلم کا سیلابی حصہ ہے۔ وادی کے باقی حصوں کی ترتیب ناہموار ہے۔

کشمیر کی وادی عظیم ہمالیائی مثلث جبلی سلسلے کا نتیجہ ہے اور ابھی تک چٹانوں کی تشکیل کے طور پر متحرک ہے۔ وادی کو ارضیاتی طور پر نیپ زون (Nappe Zone) بھی کہا جاتا ہے جس کا تسلسل پنجال تھرسٹ (Panjal Thrust) کے پہلو میں ہے اور جس میں ڈراؤں اور سلوٹوں کی صورت میں ساختی خرابی کے بڑے آثار نظر آتے ہیں اور اس وجہ سے مختلف قدرتی آفات جیسے زلزلے، ریزشوں، برفانی تودے اور گلیشیر پھٹنے کا خطرہ ہے۔ جو قدیمی چٹانوں (صلصالی، پرت دار اور پرتیلی) سے لے کر جدید چٹانوں (جدید سے وسط حیاتی، گلیشیاٹی۔ سیلابی۔ تالابی تلچھٹ جو کربو کے نام سے جانے جاتے ہیں) تک مختلف ہے۔ بیشتر ٹھکے ہوئے پتھر لے حصے رساؤ دار بنیاد کے ہیں اور زمین کے انتہائی انحطاط کے خطرے

ٹیم نادر

کشمیر میں اپنی مخصوص ارضیاتی اور جغرافیائی ترتیب کی وجہ سے قدرتی خطرات ریزشوں اور زمین لرزوں (land-sliding) ایک بڑا اور بار بار آنے والا نقصان پہنچا کر خطے کی سماجی و اقتصادی ساخت پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔

ہمالیہ میں ریزشوں اور زمین لرزوں کی اکثر اس کی پیچیدہ چٹان سازی کی ترتیب، پیچیدہ جغرافیائی ترتیب اور مختلف آب و ہوا کی وجہ سے ہوتی ہے۔ عالمی سطح پر، ہمالیہ ریزشوں اور زمین لرزوں کے لحاظ سے ہندوستان ۱۴۰۵۲ فی صد شراکت کے ساتھ پہلے نمبر پر ہے جس میں شمال مغربی ہمالیہ (جس کا جہلم و کشمیر ہمالیہ بھی ایک حصہ ہے) کی شراکت ۶۷ فی صد، شمال مشرقی ہمالیہ کی ۱۹ فی صد اور مغربی گھاٹ کا حصہ ۱۵ فی صد ہے۔ اس ریزشوں اور زمین لرزوں سے انسانی جانوں کی کافی تلافی ہوتی ہے اور ہمالیہ میں بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی، ماحولیاتی اعتبار سے ناموافق بنیادی ڈھانچے کا بڑھتا، زمین کے انحطاط اور جنگلات کی کٹائی کی وجہ سے خطے میں ریزشوں اور زمین لرزوں کی شرح میں وقت اور جگہ دونوں اعتبار سے اضافہ ہوا ہے۔

گزشتہ چند برسوں سے بدلتے ہوئے آب و ہوا کی وجہ سے شدید موسمی واقعات کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے اس خطے میں بار بار سیلاب، ریزشوں اور برفانی تودے گرنے کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ ہمالیہ کی دریاؤں کی وادیوں میں ریزشوں اور زمین لرزوں کی وجہ سے آنے والا سیلاب ایک معمول بن چکا ہے۔ اس طرح کے سیلابوں سے کئی لوگوں کی جانیں بچلی جاتی ہیں اور بنیادی ڈھانچے کو بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق جنوبی ایشیائے بہت سے خطوں میں مستقبل میں زیادہ بارشیں ہو سکتی ہیں اور ایسے حالات میں ہمالیائی خطوں کو اور بھی کثرت سے شدید بارشوں کا سامنا ہو سکتا ہے جس کے نتیجے میں سیلاب اور ریزشوں اور زمین لرزوں کی خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔

ہمالیہ میں ریزشوں اور زمین لرزوں کے اندیشے اور خطرات کے تعین پر کئی تحقیقات ہو چکی ہیں۔ نیشنل ریموٹ سینسنگ سنٹر (NRSC) نے ہندوستان میں اترکھنڈ اور ہماچل پردیش کی صوبائی ریاستوں میں اہم سیاحتی مقامات اور زبیرات گاہوں کے لیے ریزشوں اور خطرات کی خطہ بندی کے اٹلس کو تیار کیا ہے۔ تاہم، یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ شمال مغربی ہمالیہ خاص طور پر جہلم و کشمیر میں تودے گرنے کے مطالعے کی کمی ہے۔ اس خطے میں ریزشوں اور زمین لرزوں کے مسئلے کی بہت کم تحقیق کی گئی ہے۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (NDMA) نے ۲۰۱۹ میں ریزشوں اور زمین لرزوں کو لے کر قومی سطح پر ایک وسیع تکنیکی اور سائنسی انتظامی حکمت عملی تیار کی ہے۔ ایجنسی نے بڑے ریزشوں اور زمین لرزوں کے معاملوں کی نشاندہی پر زور دیا ہے، تاکہ فوری اور بروقت تخفیف کے اقدامات کیے جائیں۔ تاہم، پورے کشمیر ہمالیائی خطے کے لیے ریزشوں اور زمین لرزوں کی حساسیت کی خطہ بندی کا کوئی نقشہ تیار حال دستیاب نہیں ہے، حالانکہ یہ خطہ پہاڑی سلسلوں پر سردیوں اور برسات کے موسموں میں متواتر ہونے والے ریزشوں اور زمین لرزوں کے واقعات کی وجہ سے وقفے وقفے سے باقی دنیا سے منقطع رہتا ہے۔

کشمیر ایک طویل البلد والی پہاڑی وادی ہے جو ہمالیہ (جنوب میں پیر پنجال اور شمال میں گریٹر ہمالیہ) سے گھری ہوئی ہے۔ یہ ہندوستان کے شمال میں عرض البلد ۳۳° ۵۵' سے ۳۴° ۵۰' اور طول البلد ۷۳° ۳۰' سے ۷۵° ۴۵' کے درمیان واقع ہے۔ یہ وادی ۱۵،۵۸۳ مربع کلومیٹر کے رقبے پر محیط ہے جو کہ ۱۴۰ کلومیٹر لمبی اور ۳۲ کلومیٹر چوڑی ہے۔ یہ

کشمیر کی 'زیست اور میراث'

اس

فیچر کی تصاویر اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں وستورون گیلری آف آرٹ کی پہلی تصویری نمائش کی ہیں۔ "لائبوز اینڈ لیگیسیز" کے عنوان کے تحت اس نمائش میں کشمیر کی تاریخ، روایات اور اخلاقیات کے نقطہ نظر کے ذریعے مستقبل کی ایک جھلک پیش کی گئی۔ اس نمائش میں پانچ ٹولٹو گرافروں جاوید ڈار، شوکت نندہ، بلال احمد، ڈاکٹر فوزیہ قاضی اور زویا معراج کی تصاویر رکھی گئی تھیں۔ IUST میں وستورون گیلری کشمیر کے فنکارانہ اور ثقافتی کمالات کو دکھانے کے لیے قائم کی گئی ہے تاکہ لوگوں کو ان کے ورثے سے آگاہ کیا جاسکے۔

